بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۳ فتح ۱۳۴۶ھش ۔ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

۔۵ ربوہ ۱۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔۵ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۹ دسمبر ۶۷ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزہ حلیمہ بشریٰ بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ایڈیٹر اخبار بدر قادیان کا نکاح عزیزم پروفیسر محمد ارشد صاحب ایم ۔ ایس سی ابن مکرم دانا محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض ساڑھے پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا ۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے آمین

(عطاء اللہ ایم ۔ اے ربوہ)

۔۵ مورخہ ۹ دسمبر کو مکرم حشمت اللہ صاحب ابن چوہدری عظمت اللہ صاحب سیکشن آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور کی تقریب شادی عمل میں آئی اگلے روز ۱۰ دسمبر کو لاہور میں دعوت ولیمہ ہوئی ۔ ان کا نکاح زاہدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم عزیز اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر ۱۰ دسمبر کو مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری نے پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو آمین ۔

۔۵ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد لطیف صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو ۱۴ اکتوبر ۶۷ء کے روز بیٹی بھی عطا فرمائی ہے ۔ حضور نے ازراہ شفقت امۃ اللطیف نام رکھا ہے ۔ نومولودہ محترم میاں نور محمد صاحب صحابی آف گنج مغل پورہ لاہور کی پوتی ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کرے آمین ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو

بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی جھکا رہے

"مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اَور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی ۔ اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بُطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہونگی ۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں ۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی ۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو ۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے ۔ اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے ۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں ۔ بڑے تعصب کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے ۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے ۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات، جمعہ ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۷ء

اس آگ سے ڈرو...

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو پیشگوئی یا یوں کہیئے پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں وہ اتنے عظیم نشانات کی حامل ہے اور اتنی اہم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان وعدوں کے متعلق خاص کر یہ الفاظ فرماتے ہیں۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے، جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول ۶۳)

جس کے دل میں ذرا بھی اللہ تعالےٰ کا خوف ہے اور جو ذرا بھی حق کا حامی ہے۔ وہ ان الفاظ کو پڑھ کر ضرور کانپ اٹھتا ہے۔ کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں منکروں اور حق کے مخالفوں کو چیلنج کیا ہے اور ان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر تمہیں اس عظیم الشان نشان میں کوئی شک ہے تو اس کے مقابلہ میں تم بھی کوئی ایسا نشان پیش کرو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اس نشانِ رحمت کا لفظ لفظ ضرور پورا ہو کر رہے گا اور کوئی نہیں جو اپنی الٹی منطق اور سوفسطائی استدلال سے اس نشان کی تنسیخ کر سکے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے وضاحت کی ہے۔ اس نشانِ رحمت کا مرکزی نقطہ "پسر موعود" کی بشارت ہے۔ تاہم یہ نشان سلسلہ احمدیہ کی فتح اور غلبہ کی پیشگوئی کا مرکزی حصہ ہے جس کا ماحول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل اور ذریت کے قیام و دوام اور حضور اقدس علیہ السلام کے خالص اور دلی محبوں کا گروہ ہے۔ یہ اس پیشگوئی کا مثبت پہلو ہے۔ منفی پہلو یہ ہے کہ آپ کے بدخواہوں کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ اور آپ کے مخالفوں کو ناکامی اور نامرادی حاصل ہوگی۔ جہاں تک مثبت پہلو کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس کے دو اجزا یا شاخیں ہیں ایک آپ کی ذریت اور دوسرے آپ کے خالص اور دلی محبوں کا گروہ

اب ظاہر ہے کہ اگر یہ دونوں شاخیں ایک درخت سے تعلق رکھتی ہیں تو لازماً دونوں کی صفات ایک ہی ہوں گی۔ یعنی دونوں گروہ ایک ہی صراطِ مستقیم پر رواں ہوں گے۔ ایک ہی کارواں ہوگا جو ایک ہی سمت ایک ہی میر کارواں کی زیر قیادت اس سفر کو طے کریں گے جو اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔ دونوں کی منزل ایک ہی ہوگی۔ دونوں گروہ ایک ہی طرح کے ساز و سامان سے مزین ہو کر قدم بڑھائیں گے یہ نہیں ہوگا کہ میر کارواں تو ایک طرف چلے اور کچھ کارواں دوسری سمت اختیار کرے (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الصوم لی وانا اجزی بہٖ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ ولا یرفث ولا یجھل وان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"روزہ (عذاب الٰہی) سے سپر ہے۔ لہذا روزہ دار کو چاہیئے کہ فحش بات نہ کہے۔ جہالت نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے۔ تو وہ دو مرتبہ کہہ دے "میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ واللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں اس کا بدلہ ہوں۔ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے لیکن روزے کا اس سے زیادہ ملے گا۔"

اے ناصرِ دیں

اے ناصرِ دیں تیرا خدا حافظ و ناصر
اے دیں کے معیں تیرا خدا حافظ و ناصر

"خاتم" جو جماعت ہے تو تُو اُس کا "نگیں" ہے
خاتم کے نگیں تیرا خدا حافظ و ناصر

وہ ڈھال ہے تُو لڑتے ہیں ہم جس کی پناہ میں
کچھ خوف نہیں۔ تیرا خدا حافظ و ناصر

تُو نورِ نظر ابنِ مسیحائے زماںؑ کا
اے "دُرِ ثمیں" تیرا خدا حافظ و ناصر

تنویر کو ہے ناز کہ وہ تجھ میں مکیں ہے
ربوہ کی زمیں! تیرا خدا حافظ و ناصر

تنویر

رمضان المبارک کے فضائل

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر - ربوہ)

(۲)

آخری عشرہ میں اعتکاف

رمضان المبارک کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس مہینہ کے آخری عشرہ میں انسان دنیا و مافیہا سے دُور، کُلّی طور پر عبادتِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی کے لئے مسجد میں ڈیرہ لگا لیتا ہے۔ انقطاع الی اللہ کا بہترین موقعہ انہی ایام میں میسر آتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی رمضان کے آخری دس ایام میں مسجد میں اعتکاف کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے:-

"اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ"

(ترمذی جلد اوّل)

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس ایام میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو وفات دے دی۔

لیلۃ القدر

پھر رمضان المبارک کی ایک عظیم الشان برکت و فضیلت یہ بھی ہے کہ اس کے آخری دس ایام کی طاق راتوں میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جسے "لیلۃ القدر" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس رات کے فضائل و برکات اتنے عظیم الشان ہیں کہ ان کو بیان کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ خداوند کریم نے فرمایا ہے:-

"اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ"

(سورۃ القدر)

یعنی ہم نے یقیناً اس قرآن یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان تقدیر والی رات میں اتارا ہے۔ اور اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ یہ عظیم الشان رات کیا شے ہے۔ یہ رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ ہر قسم کے فرشتے اور خاص طور پر کلامِ الٰہی لانے والے فرشتے بھی اپنے ربّ کے حکم سے اس رات میں نازل ہوتے ہیں اور ان کے اترنے کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

یہ مبارک رات جو کہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے رمضان کے آخری دس ایام کی طاق راتوں میں ہی آتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ"

(ترمذی جلد اوّل)

یعنی رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اس رات کو تلاش کرو۔

جامع جمیع عبادات

اس مبارک مہینہ میں انسان کو تمام عبادات بجالانے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی عبادات مندرجہ ذیل ہیں:-

نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ

رمضان المبارک میں یہ تمام عبادات مختلف رنگوں میں بجالانے کا موقع ملتا ہے۔ فرض نماز کے علاوہ تراویح، تہجد اور نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ روزے تو مسلسل ایک ماہ تک رکھنے کا ارشاد ہے۔ جہاں تک حج کا تعلق ہے جس میں ایک قسم کا مکمل انقطاع الی اللہ ہوتا ہے وہ اعتکاف کے ذریعہ ادا ہوتا ہے۔ اور فریضۂ زکوٰۃ تو بدرجہ اولیٰ اس مہینہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر صدقہ و خیرات کیا جائے۔ غریبوں اور مسکینوں کا خیال رکھا جائے۔ صدقۃ الفطر اور فدیہ رمضان کا مصرف بھی یہی ہے کہ اسے غریبوں اور حاجتمندوں میں تقسیم کیا جائے۔

الغرض یہ خیر و برکت اور رونق کا مہینہ ہے جسے اسلامی سال کا موسم بہار بھی کہا جا سکتا ہے۔ اسکی برکتوں اور فضیلتوں کا تذکرہ قرآن شریف اور حدیث شریف میں بھی بکثرت موجود ہے۔ ہم میں سے ہر ایک شخص کو اس مہینہ کی برکات سے مستفیض ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَ قِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا ....

(مشکوٰۃ)

وَھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَشَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَ شَھْرٌ یَزْدَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ...... وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ، اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ اٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ"

(البیہقی)

یعنی ایک عظیم الشان مہینہ آیا ہے۔ یہ نہایت بابرکت مہینہ ہے۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو عبادت کرنا نفل ٹھہرایا ہے یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کی جزاء جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھتا ہے اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اوّل باعثِ رحمت ہے جس کا درمیان موجبِ مغفرت اور جس کا آخر دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے +

خواتین کے لئے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں تبدیلی

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بہنوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال کے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس کا اعلان ابھی سے کیا جا رہا ہے تا باہر سے آنے والی بہنوں کو اطلاع ہو جائے اور یہاں پہنچ کر کسی قسم کی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

(۱) اس سال جلسہ گاہ پچھلے سالوں والی جگہ میں نہیں بلکہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے وسیع گراؤنڈ میں جہاں دو سال سے اجتماع ہوتا تھا بنائی جا رہی ہے۔

(۲) مستورات کی رہائش کا انتظام نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت کے کمروں میں ہوگا جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے دفتر لجنہ میں کوئی مہمان نہ ٹھہر سکے گا۔

جامعہ نصرت:- ضلع سیالکوٹ۔ ضلع لاہور اور کراچی

ہوسٹل جامعہ نصرت:- پشاور۔ مردان۔ کیمبل پور

نصرت گرلز ہائی سکول:- سرگودہا۔ لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی جہلم۔ جھنگ۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں۔ بہاولپور۔ سندھ۔

(۳) لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام نمائش لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوگی۔

(۴) آنے والی مستورات بستر اور کھانے کے برتن ساتھ لے کر آئیں۔

نوٹ:- یہ اعلان عہدہ داران لجنہ اپنے اجلاسوں میں بھی سُنا دیں۔

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا کامیاب چھہتّرواں سالانہ جلسہ

ہندوپاک کے مختلف علاقوں سے شمعِ احمدیت کے پروانوں کی شمولیت

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے پون صدی قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض روحانی اغراض کے پیشِ نظر رکھی تھی۔ سابقہ روایات کے مطابق اپنے مخصوص روحانی ماحول میں ارضِ مقدس قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانے خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ارضِ مقدس قادیان میں جمع ہوئے اور ایک دفعہ پھر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ خدا، زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب پر ایمان رکھنے کے باعث خود بھی زندہ ہیں اور اپنی اس زندگی کے طفیل ساری دنیا کو ابدی زندگی سے ہمکنار کرنے کا عزم بالجزم رکھتے ہیں۔ مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو سرزمینِ ہند و پاک کے مختلف آشیانوں میں آباد ہیں سرزمینِ قادیان میں آکر اسے تین دن تک اپنے سجدوں سے آباد کیا اور اس کی فضاؤں کو ذکرِ الٰہی اور دعاؤں سے معمور کر دیا اور حسبِ استطاعت علم و عرفان کی جھولیاں بھر کر واپس ہوئے۔

اندرونِ ملک سے جلسہ کی خاطر مرکزِ سلسلہ میں دُور دراز کا سفر کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد آندھرا پردیش۔ میسور سٹیٹ۔ جموں و کشمیر اور پونچھ کے احباب کی تھی۔ اس کے علاوہ بنگال، اڑیسہ، بہار، بمبئی، یوپی، مدراس اور دہلی کے احباب بھی کافی تعداد میں شریکِ جلسہ ہوئے۔

اس سال پاکستان سے قریباً ایک صد احباب قافلہ کی صورت میں محترم مولانا چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن کی زیرِ قیادت تشریف لائے۔ اس قافلہ میں وہ مجاہدینِ احمدیت اور علمبردارانِ توحید بھی شامل تھے جنہوں نے بیرونی ممالک میں تثلیث و دہریت کے مراکز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا پیغام پہنچایا تھا اور خدا تعالیٰ کی توحید اور رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پہنچائی تھیں۔

علاوہ ازیں جزائر فجی کے دور دراز علاقہ سے محض جلسہ سالانہ قادیان و ربوہ میں شرکت کرنے اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی خاطر مختلف صعوبتیں اور دوسرے اخراجات برداشت کرتے ہوئے مکرم محمد عبداللطیف صاحب مع اہلیہ صاحبہ محترمہ کے تشریف لائے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے الہام

يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ
عَمِيْقٍ۔

کا اس سال ایک دفعہ پھر جلوہ دکھایا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قافلہ پاکستان چونکہ سرکاری ہدایات کے مطابق بذریعہ ٹرین ہی سفر کر سکتا تھا اس لئے یہ قافلہ مورخہ ۲۴ نومبر ۶۷ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے کی ٹرین سے قادیان پہنچا۔ بدیں وجہ جلسہ کا پروگرام نصف گھنٹہ پیچھے کر دیا گیا تھا۔

جلسہ کا پروگرام

مورخہ ۲۴ نومبر ۶۷ء کو اس روحانی اجتماع کا پہلا اجلاس ساڑھے گیارہ بجے زیرِ صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان شروع ہوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور (میسور سٹیٹ) کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی (ربوہ) نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبِ صدر نے لوائے احمدیت لہرایا۔ تمام احباب کرام احتراماً کھڑے ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب کے جھنڈا لہراتے وقت تمام مجلس نے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دعاؤں سے ماحول میں ایک ناقابلِ بیان روحانی کیفیت پیدا کی۔ جونہی احمدیت کا یہ باوقار لوا بلندیوں میں لہرانے لگا تو تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت رسولِ عربیؐ زندہ باد، حضرت مسیح موعودؑ کی جے، امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجنے لگی۔

اس کے بعد محترم صاحبِ صدر سٹیج پر تشریف لے آئے اور پُرسوز اور لمبی اجتماعی دعا فرمائی جس میں آپ کے ساتھ تمام سامعین نے اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اس پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں ربوہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے خاص اس جلسہ سالانہ کے لئے ازراہِ لطف و کرم ارسال فرمایا تھا۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے زیرِ عنوان

"خدا تعالیٰ اپنی ہستی کا
ثبوت اپنی قدرت نمائی
سے دیتا ہے"

تقریر فرمائی۔

دوسری تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ انچارج کلکتہ نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی بعثت کی غرض و غایت
کیا ہے۔"

فاضل مقرر نے بانیٔ سلسلہ عالیہ کی بعثت سے قبل اسلام کی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت آپؑ کے دعویٰ اور آپؑ کی عظیم القدر اور عدیم النظیر کامیابی اور فتح و ظفر کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اس معلوماتی تقریر کے بعد پہلے دن کا یہ پہلا اجلاس ٹھیک ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸/۳/۴۴)

(مینجر الفضل ربوہ)

آسمانی رہنمائی اور اس کے عملی پہلو

مکرم ڈاکٹر کیپٹن محمد رمضان صاحب

جب لوگوں کے گناہ و معاصی۔ بداخلاقی و بدیانتی اور سردمہری و ظلم کی وجہ سے دنیا کی حالت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی مصداق ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی سنتِ مستمرہ کے ماتحت ان کی اصلاح کے لئے اپنے کسی بندہ کو مامور فرماتا ہے اور اس پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ مامور فرماتا ہے اور اس پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ ماموراس خدائی کلام کو پہلے اپنے اوپر وارد کرتا ہے اور پھر اپنے عملی نمونہ سے اپنے اقارب اور دوسروں میں تبشیر و انذار کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی سعید روحیں اس پر ایمان لا کر اپنی نجات کا سامان حاصل کر لیتی ہیں اور باقی اپنی شقاوتِ قلبی سے اس آسمانی تدبیر کا انکار کر کے موردِ عذاب الٰہی بن جاتی ہیں۔ اس بات کی وضاحت کے لئے کہ اہل زمین اپنی عقل و خرد کے باوجود آسمانی رہنمائی کے محتاج ہیں۔ میں حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات تفسیر کبیر سے پیش کرتا ہوں حضور سورۃ النازعات کی آیت رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان کا بے عیب ہونا بھی اس کی بلندی اور وصول الی اللہ سے تعلق رکھتا ہے۔ دُنیا میں خواہ بڑے بڑے صناع ہوں۔ بڑے بڑے انجینئر ہوں۔ بڑے بڑے مہندس ہوں یہ دُنیا یوں محسوس ہوتی ہے۔ جیسے وحشیوں سے بھری ہوئی ہے نہ انہیں اخلاق کا خیال ہوتا ہے نہ انہیں روحانیت کی طرف توجہ ہوتی ہے نہ انہیں خدا تعالیٰ کی محبت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ مادی دنیا اور اس کے فوائد کی طرف اس طرح جھکے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح جانور کھانے پینے کی طرف متوجہ رہتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء آتے ہیں تو پھر وہی دنیا جو وحشت اور بربریت کا منظر پیش کر رہی ہوتی ہے حسین صورت میں نظر آنے لگتی ہے دلوں میں اخلاص پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں محبت کی چمک ظاہر ہونے لگتی ہے وہ دل جو کبھی خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اب ان میں بھی محبت کی ٹیس اٹھنی شروع ہو جاتی ہے اور دنیا رہنے کے قابل نظر آنے لگتی ہے اس وقت وہی فلسفی جو خدا سے دور ہوتا ہے انبیاء کے نور کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے بڑے انجینئر اور صناع اور موجد جن کی طاقتیں ضائع ہو رہی ہوتی ہیں صحیح راستوں پر چلنے لگ جاتے ہیں اور ان کے سارے عیب اور ان کی ساری کمزوریاں جاتی رہتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم دنیا کو بے عیب دیکھنا چاہتے ہو تو آسمان کی ضرورت سے کبھی انکار مت کرو جس طرح عالم کبیر میں کوئی زمین آسمان کے بغیر نہیں رہ سکتی اسی طرح عالم صغیر کا حسن اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتا جب تک آسمان سے وحی نازل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کلام نازل نہ ہو اور انبیاء اس کے حسن کو نمایاں کرنے والے مبعوث نہ ہوں۔ اگر تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے زمین کے قیام کے لئے آسمان بنایا اور آسمان کے قیام کے نتیجہ میں ہی زمین بے عیب بنی تو پھر تمہیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کا الہام بھی ضروری ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام نہ اترے اگر اسکی طرف سے انبیاء مبعوث نہ ہوں تو پھر دنیا میں عیب ہی عیب نظر آئیں کمزوریاں ہی کمزوریاں دکھائی دیں گناہ ہی گناہ چھائے رہیں خدا تعالیٰ کا تازہ کلام اور اسکے انبیاء کی بعثت ہی ہے جو دنیا کے عیوب کو دھانکتی ہے اور جس کے بعد وہ ایک حسین صورت میں دکھائی دینے لگتی ہے"

(تفسیر کبیر جلد ششم۔ جزو چہارم نصف اوّل ص ۱۲۹-۱۳۰)

اس اقتباس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے بعد تمام دُنیا کی کایا یکدم پلٹ جاتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ان پر صحیح معنوں میں ایمان لاتے ہیں ان کی اصلاح ہو جاتی ہے باقی جو محروم رہتے ہیں ان کی حالت ویسے کی ویسی قائم رہتی ہے۔ بلکہ مخالفت کی وجہ سے بدتر ہو جاتی ہے۔ ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی جو عمل نہیں کرتے (یعنی عملی منافق) وہ بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے اور وہ بُرے نمونہ سے اپنے غیروں کے لئے ابتلاء اور نفور کا موجب بن جاتے ہیں۔ موجودہ دجالیت کے زمانہ میں ان دونوں باتوں کی مثالیں بخوبی دیکھی جا سکتی ہیں کہ باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے جن کی بعثت تمام اقوامِ عالم کے لئے تھی اوّل الذکر کی اکثریت دہریت اور فسق و فجور کی طرف بہ گئی ہے۔ بالخصوص شراب و جوا بے پردگی کے نتیجہ میں انسانوں اور حیوانوں میں کوئی اخلاقی اور روحانی تمیز باقی نہیں رہنے دی۔ ادھر مسلمانوں میں سے بھی جنہوں نے غفلت برتی۔ وہ بھی دوسروں کی طرح تقریباً تمام اخلاق حسنہ سے محروم ہو چکے ہیں اور تمام برائیاں جو غیروں میں درج ہیں اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ پھر وہ انہیں اسلامی تعلیم کے مطابق گردانتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے بالشویک اقتصادی نظام عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے دوسرا کہتا ہے بنک کا سود لینا جائز ہے اور ناچ گانا اسلام میں منع نہیں حالانکہ مسلمانوں کی سلطنتیں اسی کی وجہ سے تباہ ہوئیں قرآنی تعلیم کے مطابق ان کا علاج کرنے کی بجائے اب وہ اصلاح کے کسی طریق کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھتے نیز کسی اصول کے ماتحت کام کرنے اور پروگرام کو وہ پسند نہیں کرتے۔ ان حالات میں ایک دعا کا ہی حربہ ہے جس سے کام لیا جائے کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کی کھڑکیاں کھول دے۔

برخلاف اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام پر صحیح معنوں میں ایمان لانے والوں میں اچھے اطوار اور اخلاق پیدا ہو گئے۔ جن سے لوگوں کی حالت میں نمایاں فرق پڑ گیا۔ خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے ان کے اندر کیا پاک اور حیرت انگیز تبدیلی رونما ہوئی۔ اسکے مطالعہ سے آدمی حیران رہ جاتا۔ حضور کے پاک نمونہ اور قوتِ قدسی سے تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ان صفت لوگ با اخلاق اور باخدا بن گئے اور دنیا کی اخلاقی۔ روحانی بلکہ سیاسی حالت میں بھی انقلابِ عظیم پیدا ہو گیا۔ وہ ایسے لوگ تھے جن کے دل دوسروں کے لئے بالکل پاک و صاف تھے۔ اپنے اور دوسروں کے لئے ان کی زبانوں میں انتہائی شیرینی اور دلوں میں بے پناہ اخلاق تھا اور ان کی اصلاح کے لئے وہ روز و شب اپنے مولیٰ کے حضور گڑگڑاتے تھے تا وہ بھی ان کی طرح اس کی رحمت و شفقت کے مورد بن جائیں غرضیکہ وہ ہمہ تن اپنے اور بیگانوں کے لئے پیکر محبت و مروّت تھے صاف گو اور صاف معاملہ تھے اور کسی قسم کا ٹیڑھا پن اُن میں نہ تھا (البتہ برائی کے وہ دشمن تھے) اپنے انفرادی اور اجتماعی کام نہایت دیانتداری سے کرتے تھے سستی اور خود غرضی ان میں نام کو نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہو گئے لیکن جب خلافتِ راشدہ کے بعد خود غرض لوگ پیدا ہو گئے اور ناجائز سیاست کا تصرف ہو گیا تو حالت روبانحطاط ہو گئی جس کی انتہا آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

اس ضمن میں ہماری جماعت پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کے عملی پہلو کو جس کا احیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے حضور کے صحابہ کبار کی طرح اپنا کر پھر دکھی دنیا کے لئے ابرِ رحمت بن جائے یعنی اس کے افراد اپنے نفسوں پر فنا وارد کرنے والے اور دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے والے ہوں ان کے دلوں میں کسی کے لئے کوئی کینہ و کپٹ باقی نہ رہے۔ ان کے دل دوسروں کی تکالیف پر خود بخود پسیج جائیں اور وہ اپنے نفسوں اور بھائیوں کی اصلاح کے لئے ہر وقت بے قرار اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو رہیں نیز انہیں سیدھے راستہ کی رہنمائی کرتے رہیں اور اگر وہ بُرا منائیں تو ان کے دل میں ملال نہ آئے بلکہ پہلے سے زیادہ ان سے ہمدردی کریں اور ان کی اصلاح کے لئے ساعی ہوں۔ قرآن مجید اِن کا حرزِ جان ہو کہ اس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ اِس کلام اللہ پر وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفاء کرام کی تفاسیر کی روشنی میں شب و روز غور و فکر کرنے والے ہوں تفسیر کبیر اس ضمن میں سنگِ میل کا حکم رکھتی ہے۔ جس کا مطالعہ ہمیشہ ہونا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) موصیان وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۶۴

میں محمد اسحاق ولد محمد عبداللہ قوم چوہان جٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

ایک عدد مکان خام مبلغ -/۶۰۰ روپیہ جس کا خاکسار ۲/۹ حصہ کا مالک ہے -/۱۳۳ روپے

(۲) ایک عدد دکان خام مبلغ -/۴۰۰ روپیہ کا ½ حصہ کا مالک ہوں -/۲۰۰ روپیہ

(۳) دس مرلہ سفید جگہ مبلغ -/۴۰۰ روپیہ کا ½ حصہ کا مالک ہوں -/۲۰۰ روپیہ

ایک بھینس معہ کٹی قیمتی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ کا ½ حصہ کا مالک ہوں -/۱۵۰ روپیہ

کل میزان -/۶۸۳ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد اسحاق ولد محمد عبداللہ صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد رمضان دارالعلوم غربی ربوہ حال واقف عارضی ترگڑی۔

گواہ شد: ڈاکٹر نثار احمد جنگوی لائلپور حال واقف عارضی ترگڑی

مسل نمبر ۱۹۰۶۶

میں نذیر احمد ولد طراالٰہی بخش صاحب قوم مغل پیشہ سبزی عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۶۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نذیر احمد ولد الٰہی بخش نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ علی احمد ولد شیر محمد صدر مجلس موصیان نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ محمد خان ولد چوہدری نواب خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ

مسل نمبر ۱۹۰۶۷

مسماۃ حمیدہ بیگم بیوہ غلام نبی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 166/مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آمد کوئی نہیں ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ جو مجھے خاوند سے وصول نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن میرے بیٹے عزیزم محمد احمد نے اس کی ادائیگی کا ذمہ لیا ہے اس کے علاوہ ½ تولہ زیور طلائی کان مالیتی -/۱۹۵ روپے زرعی اراضی ۲½ کنال مالیتی -/۶۲۵ روپیہ (یہ زمین مجھے خاوند مرحوم کے ترکہ کا حصہ ملا ہے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ حمیدہ بیگم بقلم خود چک 166/مراد ضلع بہاولنگر

گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام محمد حق سلم وقف جدید وصدر موصیان۔

گواہ شد:۔ محمد احمد خان پسر موصیہ

مسل نمبر ۱۹۰۶۸

میں آمنہ بیگم زوجہ زمان علی قوم سید پیشہ بجزرس عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زیورات

چوڑیاں طلائی ۴ عدد	۴ تولے
ہار طلائی ایک عدد	۴ تولے
کانٹے دو جوڑی	۳ تولے
انگوٹھی ایک عدد	۳ ماشے
کل میزان	۱۱ تولے ۳ ماشے

قیمت اندازاً -/۱۳۷۵ روپے

(ایک عدد) ایک مکان پختہ قیمت اندازاً -/۱۰۰۰۰ روپے

دو عدد احاطے برائے تعمیر

واقع سمندری -/۳۵۰۰ روپے

ایک کنال خالی زمین واقع محلہ ربوہ -/۵۰۰ روپے

۱۰ مرلے ״ ״ دارالرحمت -/۶۰۰ روپے

میزان -/۱۴۶۰۰

کل میزان -/۱۵۹۷۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۹ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میرا مہر -/۲۰۰۰ روپیہ تھا۔ جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔

الامۃ آمنہ بیگم زوجہ زمان علی

گواہ شد:۔ سید محمد حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمندری۔ گواہ شد:۔ قدرت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری۔

مسل نمبر ۱۹۰۶۹

میں نذیر فاطمہ زوجہ چوہدری فضل قادر صاحب اٹھوال قوم جٹ اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زیور طلائی

انگوٹھی طلائی ایک عدد		کل وزن
نتھ ״ ״		۱½ تولہ
بلاق ״ ״		مالیتی -/۱۷۵
پھول ״ ایک جوڑی		

زیور نقرئی

چوڑیاں ۴ عدد	۸۰ تولے	
پازیب ایک جوڑہ		مالیتی -/۲۴

میرا حق مہر دو صد پچاس روپیہ تھا۔ جو وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نذیر فاطمہ اہلیہ چوہدری فضل قادر اٹھوال دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ نعیم احمد قریشی مکان 13/14 دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

فوجی بھرتی کا پروگرام

بابت ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء

درج ذیل ہے بھرتی صبح دس بجے ہوگی

۹/۱۲/۶۷	ہفتہ	[illegible]	״
۱۲/۱۲/۶۷	منگل	شورکوٹ سٹی	جھنگ
۱۳/۱۲/۶۷	بدھ	جھنگ	سرگودھا
۱۵/۱۲/۶۷	جمعہ	پیپل	سرگودھا
۱۶/۱۲/۶۷	ہفتہ	ست گھرا	״
۲۰/۱۲/۶۷	بدھ	[illegible]	״
۲۲/۱۲/۶۷	جمعہ	شاہ پور	״
۲۷/۱۲/۶۷	بدھ	سکول جامع محمد شریف	جھنگ

(ناظر امور عامہ)

قائدین مجالس اور رکنیت فارم

رکنیت فارم کے متعلق قائدین مجالس یہ امر نوٹ کریں کہ:۔

۱۔ بعض قائدین اپنی مجلس کے خدام کے رکنیت فارم دو دفعہ پُر کرکے بھجوا دیتے ہیں لہٰذا یہ بات نوٹ کریں کہ ہر خادم اپنی ساری زندگی میں صرف ایک ہی مرتبہ اپنا رکنیت فارم پُر کرتا ہے۔ آئندہ کسی خادم کا دوبارہ فارم پُر کرکے نہ بھجوائیں۔

۲۔ بعض مجالس کی طرف سے ایسے فارم موصول ہوتے ہیں کہ ایک ایک فارم پر دو دو بلکہ تین تین خدام کے کوائف درج کئے جاتے ہیں۔ یہ بات اصولی طور پر غلط ہے۔ ہر خادم کا فارم اپنا الگ ہونا ضروری ہے۔

۳۔ قائدین یہ جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے کون کون سے خدام ہیں جن کے رکنیت فارم پُر کرواکے نہیں بھجوائے گئے۔ اور جنہوں نے ابھی تک اپنے فارم پر کروا کے نہیں بھجوائے ان سے پر کروا دیں۔ اگر فارم موجود نہ ہوں تو اطلاع کریں۔ انشاء اللہ مطلوبہ تعداد میں فارم بھجوا دیئے جائیں گے۔

(عبد الشکور اسلم مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس بجٹ بابت سال ۶۸-۱۹۶۷ء فوری طور پر ارسال کریں

تمام ایسی مجالس خدام الاحمدیہ جنہوں نے ابھی تک سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کئے فوری طور پر بجٹ مرکز کو ارسال کر دیں۔ قائدین حضرات اس طرف فوری طور پر توجہ دیں۔ اور مجالس کے بجٹ جتنی جلدی ہو سکے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں عبد الرحمٰن صاحب سورتی کی تقریر

۱۲ دسمبر ۱۹۶۷ء کو الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم یوسف عثمان صاحب افریقی (متعلم درجہ سادسہ) کی زیر صدارت جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب سورتی رکن ادارہ تحقیقات اسلامیہ نے "عربی زبان سیکھنے کے آسان طریق" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ عربی زبان نہایت جامع ہے مختصر لیکن وسیع زبان ہے اس ضمن میں آپ نے مثالیں دے کر واضح فرمایا۔ کہ تین حروف پر مشتمل مادہ ہوتا ہے اس سے ایک ہزار کے قریب ایسے الفاظ بن سکتے ہیں جن کے معنوں کی تعیین کی جا سکتی ہے آپ نے بتایا کہ قرآن کریم میں کل ۱۶۵۵ مادے ہیں۔ اگر کوئی شخص بہترین اردو جانتا ہو تو اسے ۱۶۰۰ کے قریب عربی زبان کے مادے آتے ہوں گے۔ صرف پچاس کے قریب مزید سیکھنے کی ضرورت ہوگی عربی سیکھنے کے لئے صرف اور نحو کا سیکھنا ناگزیر ہے۔ آپ نے بتایا کہ مخصوص اصطلاحات کو چھوڑ کر بھی صرف و نحو سیکھی جا سکتی ہے۔

ازاں بعد سوالات کا موقع دیا گیا ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے مرزا صاحب (علیہ السلام) کی کتاب "منن الرحمٰن" پڑھی ہے۔ یہ کتاب مجھے بہت پسند ہے اور میں اسے اپنے ہمراہ رکھتا ہوں۔

آخر میں صدر مجلس نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔

(سیکرٹری اشاعت الجمعیۃ العلمیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی خواجہ نور الحق صاحب بٹ ساکن گوجرہ کا گردے کا اپریشن کامیاب ہو گیا تھا لیکن درد گردہ کبھی کبھی ہو جاتا ہے نیز کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارکہ امتہ القدوس ربوہ)

۲۔ خاکسار مختلف عوارض سے بیمار ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے گو نسبتاً افاقہ ہے مگر دعا کی کہ علاج از درخواست ہے۔ مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈگری ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار کے بھائی مکرم محمد یوسف صاحب محمود آباد سٹیٹ میں عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مبارک احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

نغمۂ اکمل
چھپ کر تیار ہے۔ آفسٹ لیتھو اور بلاک پرنٹنگ سرورق آرٹ کارڈ، چار رنگ۔ ۵۴۰ صفحات قیمت سات روپے
خاص ایڈیشن دس روپے۔
ملنے کا پتہ مکتبہ یادگار اکمل۔ دار الصدر شرقی۔ ربوہ

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم
جے پی آئی
خاص کوالٹی دو پن پلگ سفید پورسلین!
جمیل پلاسٹک انڈسٹریز۔ سرگودہا

ماہ رمضان المبارک
ہم بڑی خوشی سے اس سال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی، آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے۔ اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی گئی ہیں۔
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ہمدرد نسواں
(حب اٹھرا)
اسقاط حمل اور بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اس کے لئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس۔ ۲۰ روپے۔
اکسیر جنین اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ فی تولہ چار روپے۔
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں یا دوستوں کے پاس جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے

روزے سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دُور کر دیتے ہیں،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے اور یہ اشتغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں ایک انسان دو تین گھنٹے تک مختلف دنیوی کاموں میں مشغول رہتا ہے پھر نماز کا وقت آجاتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کو یاد کر لیتا ہے۔ اور اس سے پچھلا زنگ دور ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقع ملتا ہے اور اس سے اس کا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کر دیتا ہے۔

دنیا میں مختلف قسم کے زہر ہوتے ہیں بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے اور اس کی صحت میں خارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے روزانہ نمازوں سے جو زہر دُور ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں۔ اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے اور زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین پسینہ آور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گندا کرتے رہتے ہیں نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں لیکن ان کے زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ ہمارا روحانی طبیب یعنی خدا تعالےٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف مار الجبن دیتے تھے اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے۔ اس کے بعد وہ سمجھتے تھے کہ سال بھر کے زہر نکل گئے۔ اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کے لئے رکھا ہے یعنی روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں۔ اور سال بھر میں جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۹ر مارچ ۱۹۶۰ء)

محترم مرزا غلام حید صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یہ خبر نہایت غم و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم جناب مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی مورخہ ۱۰ر دسمبر بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر کے قریب نوشہرہ چھاؤنی میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم پر عارضہ قلب کا حملہ ہوا تھا علاج معالجے سے عارضی طور پر افاقہ ہوا لیکن پھر اسی حملے کے نتیجہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مورخہ ۱۱ر دسمبر صبح دس بجے کے قریب آپ کا جنازہ ربوہ پہنچا جنازہ کے ہمراہ آپ کے فرزند مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب ایم بی بی ایس۔ رجسٹرار سول ہسپتال کوئٹہ آپ کے بھتیجے مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ مکرم ارشد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ اور مکرم عبدالحلیم صاحب نوشہرہ سے تشریف لائے

بعد نماز عصر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعض دیگر جنازوں کے ہمراہ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں تدفین کے لئے لے جایا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ دعا سے قبل آپ کے بھتیجے مکرم مرزا عبداللہ جان صاحب ممبر الیکشن ٹریبونل مغربی پاکستان بھی ربوہ پہنچ گئے تھے۔

مرحوم بہت سادہ مزاج، پرہیزگار، فرشتہ سیرت انسان تھے، ساری عمر خدمت دین پر کمربستہ رہے۔ کئی زمانہ میں سابق صوبہ سرحد کے پراونشل امیر بھی رہے ہیں۔

تمام احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے آمین (ادارہ)

لجنات توجہ کریں

اس سال سردی غیر معمولی پڑی ہے ربوہ میں بہت سی غریب اور آپ کی توجہ کی محتاج مستورات اور بچیاں ہیں جن کو رضائیاں اگرم کپڑوں اور سویٹروں کی ضرورت ہے۔ صاحب استطاعت خواتین پرانے لحاف سویٹر بچوں کے گرم کپڑے جتنی جلدی ممکن ہو اسکیں بھجوا دیں یا جلسہ سالانہ پر ساتھ لیتی آئیں اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

خاکسار **مریم صدیقہ**

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمایاں اعزاز اور درخواست دعا

میرے بڑے بھائی جان مکرم سردار حفاظت احمد کو واپڈا کی طرف سے اعلےٰ کارکردگی کی بناء پر گولڈ میڈل دیا گیا ہے تمام احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس اعزاز کو آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خدمت دین کی توفیق سے نوازے آمین یا رب العالمین

(احقر سردار رفیق احمد ابن سردار عبدالرحمٰن صاحب رضی (مہر سنگھ) ربوہ)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب ھاسپٹل لیہ ضد کوئٹہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ اسلام صاحبہ کلکتہ میں بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

۲۔ خاکسار تین روز سے شدید بخار میں مبتلا ہے نزلہ کھانسی بھی ہے احباب جماعت کی خدمت میں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (نصر اللہ خان ناصر میانوالی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲